

ہے لیکن وہ حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کی حیرت بجا ہوتی ہے۔

ہم آسٹریلیا کے شرمبلورن کے ایک متوسط سے علاقے میں، متوسط سے مکان میں رہتے ہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی ریٹائرڈ آرٹ ٹیچر ہیں۔ ظاہر ہے ہماری اوقات ایسی نظر نہیں آتی کہ ہمارے گھر میں اٹھارہویں صدی کے ماحول اور تہذیب کی عکاسی کرنے والے ایک عظیم مصور کا شہ پارہ نظر آئے۔ ہم صاحب ذوق ضرور ہیں لیکن صاحب حیثیت ہرگز نہیں ہیں اور اس قسم کی پینٹنگز بہت مہنگی ہوتی ہیں۔ ہم جیسے لوگ ایسی کوئی پینٹنگ رکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

چنانچہ ایک لمحے کے توقف کے بعد ہمارا مہمان ملائمت سے کہتا ہے ”یہ یقیناً.....“ وہ ازراہ اخلاق و مروت اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیتا ہے لیکن ہم سمجھ جاتے ہیں کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہی کہ

میں اور میری بیوی ہیل جلد لوگوں میں گھل مل جاتے ہیں۔ نئے پردوں میں یا کہیں اور اگر ہماری ملاقات ایسے لوگوں سے ہوتی ہے جو ہمیں اچھے لگتے ہیں، تو انہیں ہم فوراً کھانے پر مدعو کر لیتے ہیں۔ ہمیں انواع و اقسام کے کھانے میز پر سجا کر لوگوں کے ساتھ چکر کھانے اور دنیا بھر کے موضوعات پر گفتگو کرنے میں لطف آتا ہے لیکن سب سے زیادہ ہم اس وقت لطف اندوز ہوتے ہیں جب ہمارے نئے دوستوں میں سے کوئی ہمارے ڈائننگ روم کی دیوار پر توڑا پینٹنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ ”کیسی خوبصورت پینٹنگ ہے..... کیٹالیٹو کی تخلیق ہے نا؟“

مدھم روشنی میں آویزاں اس پینٹنگ کی طرف عموماً مہمانوں کا حیران اس وقت جاتا ہے جب وہ کھانے اور مشروبات وغیرہ سے لطف اندوز ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس وقت سب ذرا سرور میں ہوتے ہیں۔ تقریباً ہر مہمان اپنے وقت کے عظیم مصور کیٹالیٹو کو پہچان لیتا

ایک بیش قیمت تصویر کا قصہ جس کی حفاظت کا معتدل انتظام نہ تھا لیکن یہ بات بھی ایک راز تھی اور جب یہ راز ایک آرٹ کے شہدانی جبرے کو معلوم ہوا تو ان کی نیت خراب ہو گئی مگر اس تصویر کی چوری کے لیے انہیں طویل منصوبہ بندی کرنا پڑی۔

اُس چوری کا قصہ جو چوروں کے لیے باعثِ فخر تھی

اپن تصویر
سبین طاہر



.... "یہ یقیناً نقل مطابق اصل ہوگی۔"

ہم میاں بیوی چند لمحے اپنے مہمانوں کی ذہنی کشمکش سے لطف اندوز ہوتے ہیں پھر میں انہیں اس الجھن سے نکالنے کے لیے بتاتا ہوں۔ "یہ کینالیٹو کی اصل پینٹنگ ہے اور ہم نے اسے چرایا ہے۔ چند سال پہلے ہم گھومنے پھرنے انگلینڈ گئے تھے تب یہ پینٹنگ ہم بوسٹر کیسل سے چرا کر لائے تھے۔"

ہمارے اس دلیرانہ انکشاف یا اعتراف پر ہمارے مہمان دم بخود رہ جاتے ہیں۔ کوئی مہمان ایسا بھی ہوتا ہے جس کا منہ کھلا کا کھلا رہ جاتا ہے۔ اس دوران ہم میاں بیوی سر جوڑ کر یوں مسکراتے ہیں گویا تصویر کھنچو رہے ہوں۔ پھر بیل کہتی ہے۔ "میں نے اس پینٹنگ کو چرانے میں ولیم کی مدد کی تھی لیکن مجھے یہ اعتراف ہے کہ زیادہ تر منصوبہ بندی ولیم ہی کی تھی۔"

اس کے فوراً بعد میں اپنا مکالمہ بولتا ہوں۔ "اس منصوبے پر عملدرآمد کے سلسلے میں مجھے چند گھنٹوں کے لیے ایک مشہور عالم شخصیت کا روپ دھارنا پڑا تھا۔ مجھے اس کا مومی مجسمہ بننا پڑا تھا۔"

"مجھے خاموش فلموں کے دور کے ایک عظیم اداکار کا مومی مجسمہ بننا پڑا تھا۔" بیل لقمہ دیتی ہے۔

مہمان بدستور حیرت سے ہماری طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے یقین کرنا مشکل ہوتا ہے کہ ہم کم از کم دس لاکھ ڈالر مالیت کی پینٹنگ کی چوری کا اس دیدہ دلیری سے اعتراف کرنے میں سنجیدہ ہیں۔

کئی لمحے کی پر تجسس خاموشی کے بعد میں پوچھتا ہوں۔ "کیا آپ اس پینٹنگ کی چوری کی کمائی سننا پسند کریں گے؟"

وہ اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔ بیل خالی پیالیوں میں مزید کافی اُبلتی چلی ہے اور میں کمائی شروع کرتا ہوں:

"میں اور بیل ۱۹۸۹ء میں آرٹ اسکول سے ریٹائر ہوتے ہی یورپ کے دورے پر نکل کھڑے ہوئے تھے۔ کینالیٹو ہمارا محبوب ترین مصور ہے۔ اس کی تصویروں میں اٹھارہویں صدی کی تہذیب کی جس خوبصورتی سے عکاسی کی گئی ہے اسے دیکھ کر نہ جانے کیوں ہمیں روحانی سی خوشی حاصل ہوتی ہے لیکن بد قسمتی سے ہم نے اس وقت تک اس کی کوئی اصل پینٹنگ نہیں دیکھی تھی۔ چنانچہ ہمارا ارادہ بعض ایسی جگہوں پر جانے کا تھا جہاں اس کی پینٹنگ موجود تھیں لیکن اس سے پہلے ہم اپنی بیٹی ایریکا سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے جو انگلینڈ کے شہر بورسٹرم میں رہتی تھی جسے غلط تلفظ کے ساتھ لوگ عموماً بوسٹر کہتے ہیں۔"

ایریکا پڑھنے کے لیے آکسفورڈ گئی تھی جہاں تعلیم کے دوران ہی اس نے اپنے ایک کلاس فیلو نانسی جیل فورڈ سے شادی کر لی جو بوسٹر کا رہنے والا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں اپنے طور پر عملی زندگی کا آغاز کرتے، نانسی جیل کے والد کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے

دوڑے میں اپنے شہر کا ایک ہفت روزہ اخبار اور ایک مہمان پرلیس چھوڑا تھا۔ حالانکہ ان دونوں چیزوں کو قلمس کار کی نظر سے چلا رہے تھے لیکن ایریکا اور نانسی جیل نے خود جا کر اس گاہک کو سنبھالنے اور بوسٹر میں ہی سکونت اختیار کر کے کافیلہ کیا۔

بوسٹر تقریباً تیس پینتیس ہزار کی آبادی پر مشتمل ایک چھوٹا اور نہایت پرسکون شہر تھا جو کچھ تاریخی پس منظر بھی رکھتا تھا جس کی وجہ سے ارد گرد کے بڑے شہروں سے سیاح بھی آتے تھے۔ کثرت سے اس کی عمارات وغیرہ دیکھنے آتے رہے لیکن مجھ کو عالمگیر جنگ میں جرمنوں کی وحشیانہ بمباری میں بیشتر شہر کا انہیں اور تاریخی عمارات کھنڈر ہو گئیں۔ بچنے والی عمارات میں صرف بوسٹر کیسل ہی قابل ذکر تھا۔ اسی سے ملتا جلتا ایک اور قلعہ واروک کیسل بھی موجود تھا۔ ایریکا ہمیں ان دونوں عمارتوں کے بارے میں بتاتے ہوئے بولی۔ "یوں تو دونوں عمارتیں ایک جہتی ہیں اور سیاح دونوں ہی کو دیکھنے جاتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے آپ کو بوسٹر کیسل زیادہ اہم اور اچھا لگے گا۔ اس کی وجہ میں نہیں ہٹاؤں گی۔ وہ آپ کو وہاں جا کر خود ہی معلوم ہو جائے گی۔"

چند دن بعد ہم نے ایریکا کی گاڑی مستعار لی اور ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد واروک کیسل پہنچے۔ اس محل نما قلعے کے تاریخی پس منظر کے علاوہ بھی یہاں دلچسپی کی کئی چیزیں موجود تھیں۔ ۱۸۹۸ء کے بعد سے یہ عمارت انہی لوگوں کے زیر انتظام تھی جو لندن میں مادام تساؤ کا مومی مجسموں کا عجائب گھر سنبھالے ہوئے تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۸ء سے لے کر زمانہ حال تک کی بہت سی مشہور شخصیتوں کے مومی مجسمے یہاں بھی سجائے ہوئے تھے جن میں ونسن چرچل کا مجسمہ بھی شامل تھا۔ چرچل کو ایک کرسی پر بیٹھ کر کتاب پڑھتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

بیل کو پہلی بار گویا ایک عجیب حقیقت کا احساس ہوا۔ وہ میری صورت دیکھ کر مجسمے سے اس کا موازنہ کرتے ہوئے بولی۔ "تم تو تقریباً چرچل ہی معلوم ہوتے ہو۔ حالانکہ اس مجسمے میں چرچل کی عمر تمہاری عمر سے صرف ایک تہائی نظر آ رہی ہے۔" اس کے چند دن بعد ہمارا بوسٹر کیسل جانا ہوا۔ وہ گویا واروک کیسل ہی کا عکس تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ بوسٹر کیسل کی حالت خاصی غریبانہ تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے بہت کم سیاح دیکھنے آتے تھے۔ آمدنی بہت کم تھی اس لیے اس کی دیکھ بھال وغیرہ پر زیادہ خرچ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس کے مومی مجسموں کا معیار بھی وہ نہیں تھا جو واروک کیسل میں دیکھنے میں آیا تھا۔ ان کی ساخت دیکھ کر بیل بول اٹھی۔ "اس میں تمہاری مشابہت زیادہ ہے۔" آپ اس کا مطلب سمجھ ہی سکتے ہیں۔ یہ چرچل ذرا زیادہ مہنگا اور یہاں چرچل کو ایک گاڑی پر بیٹھ دکھایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ

میں اس سختی کی پروا نہ کرتے ہوئے اس رسی کو پھلانگ کر

”میرے والدین تمہارے خیال میں ہمارے لیے اجنبی ہیں؟“
ایریکا نے اس پر آنکھیں نکالیں۔

Scanned by CamScanner

”سوری!“ نائی جل شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا ”میں تو بھول ہی گیا تھا کہ یہ تمہارے مٹی ڈیڈی اور میرے ساس سر ہیں۔“

پھر وہ گویا مذاق اور احتیاط دونوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سنجیدگی سے ہمیں بتانے لگا ”میرا ایک جاننے والا اس کیسل میں بنے ہوئے میوزیم کی نگران کمیٹی کا ممبر ہے۔ وہ بتا رہا تھا کہ کیسل کا الارم سسٹم اکثر ہی خراب رہتا ہے اور کمیٹی کے مالی حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ آدھی رات کے بعد ڈیوٹی دینے کے لیے گارڈز کا بندوبست کیا جاسکے۔ لہذا میوزیم کی نگرانی کے لیے صرف آدھی رات تک گارڈز موجود ہوتے ہیں۔“

”آخر اس میوزیم کی حالت اتنی پتلی کیوں ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”جس آخری ڈیوک نے یہ کیسل شہری انتظامیہ کے نام چھوڑا تھا وہ زبردست شرابی اور عیاش تھا۔ قلعے کے علاوہ اس نے پھوٹی کوڑی بھی نہیں چھوڑی تھی۔ اس کیسل کو میوزیم کا روپ دینے کے لیے چونکہ شروع سے کوئی بنیادی فنڈ موجود نہیں تھا اس لیے آج تک اس کا نظام کھینچ تان کر ہی چلایا جا رہا ہے۔ ضرورت پڑنے پر آرٹ کے چند کم قیمت نمونے بھی یکے بعد دیگرے فروخت کیے گئے ہیں۔“

”کیٹالیٹو کی پینٹنگ کیسے بچی ہوئی ہے؟“ میں نے پوچھا۔
”وہ تو یقیناً اسے بھی بچ چکے ہوتے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ انگلینڈ میں اتنی مالیت کی پینٹنگ کا کوئی خریدار نہیں ہے اور اسے ملک سے باہر فروخت کرنا قوی ورثے کے قوانین کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے۔“

”صحافی کی حیثیت سے تمہارا فرض بنتا ہے کہ اپنے اخبار میں میوزیم کے حفاظتی انتظامات بہتر بنانے کے سلسلے میں کوئی مہم چلاؤ۔“ ہیل بولی۔

تب نائی جل ایک نہایت مدبر قسم کے ایڈیٹر کے سے انداز میں سہلاتے ہوئے بولا۔ ”صحافی کی حیثیت سے تو میرا جی چاہتا ہے کہ خوب واویلا مچاؤں اور انتظامیہ پر زور ڈال کر میوزیم کے لیے کچھ اضافی فنڈ منظور کراؤں لیکن جب میں بوسٹر کے ایک شہری کی حیثیت سے سوچتا ہوں تو مجھے ایک اور پہلو پر بھی غور کرنا پڑتا ہے۔ میں اخبار میں میوزیم کے ناکافی حفاظتی انتظامات کا ذکر کروں گا تو لازماً یہ بات چومدوں اور نقب زنوں کے بھی علم میں آجائے گی۔ لانا ان کی رال ٹھک پڑے گی۔ کیٹالیٹو کی ایک ملین ڈالر مالیت کی پینٹنگ پر نہ جانے کتنے لوگ ہاتھ صاف کرنا چاہیں گے۔“

تین گھنٹے بعد جب کہ میں اور ہیل بستر پر گود میں بدل رہے تھے میں نے اس سے پوچھا۔ ”کیا تم بھی وہی سوچ رہی ہو جو میں سوچ رہا ہوں؟“

”ہاں۔“ ہیل نے جواب دیا۔ ”اور میرا خیال ہے یہ کام کچھ

زیادہ مشکل نہیں ہے۔“

”ٹھیک ہے۔ اب سو جاتے ہیں۔“ میں نے کہا اور ہم سکون سے سو گئے۔

ہماری اس مختصر اور مبہم گفتگو سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ہماری ازدواجی زندگی کتنی خوشگوار گزری ہوگی۔ چھوٹے مونسے جھگڑے تو ہمارے درمیان بھی ہوتے آئے تھے لیکن اس میں شک نہیں تھا کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھتے خوب تھے۔ ہمارے دل میں جو بات ہوتی تھی وہ ہمیں ایک دوسرے کو لفظوں میں نہیں بتانی پڑتی تھی۔ زندگی بھر ہم نہایت قانون پسند شہری رہے تھے لیکن اس دور اپنے خوابوں میں بسنے والی چیزوں میں سے ایک کی خاطر ہم نے چوری جیسے جرم کی حدود میں قدم رکھنے کا فیصلہ کیا تھا تب بھی ہمیں ایک دوسرے سے متفق ہونے میں دیر نہیں لگی تھی۔ سوتے میں بھی گویا ہمارے درمیان ٹیلی پتھی کے ذریعے رابطہ قائم رہا تھا۔

صبح اٹھتے ہی میں نے بغور ہیل کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ”گو کہ تم زندگی میں بہت کم ہی خاموش رہی ہو لیکن میرا خیال ہے کہ تم آسانی سے خاموش فلموں کے دور کے اداکار روڈلف کی ہم شکل نظر آسکتی ہو۔“

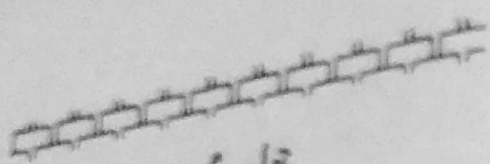
ہیل میرے بالوں کی بچی کچی لٹوں کو منتشر کرتے ہوئے بولی ”تمہیں گو کہ سیاسی... بلکہ کسی بھی قسم کی سمجھ بوجھ چھو کر بھی نہیں گزری لیکن بظاہر تم آسانی سے چرچل نظر آسکتے ہو۔“

ناشتے کے دوران ہم نے ایریکا اور نائی جل کو بتایا کہ ہم شاپنگ اور کچھ تھیرو وغیرہ دیکھنے کی غرض سے چند دن کے لیے لندن جا رہے ہیں لیکن درحقیقت ہم میاں بیوی ایک ہوٹل میں جا کر پناہ گزین ہو گئے۔ ہم نے ایک کتاب خریدی جس میں کیٹالیٹو کے فن اور زندگی کا احاطہ کیا گیا تھا۔ اس میں اس کی بوسٹر کیسل کی اس پینٹنگ کی تصویر بھی شامل اشاعت تھی جو بوسٹر کیسل میں ہی آویزاں تھی اور جس پر ہم میاں بیوی نے آنکھ رکھی ہوئی تھی۔

کتاب میں بتایا گیا تھا کہ کیٹالیٹو نے یہ تصویر ۱۸۵۷ء میں بنائی تھی جن دنوں وہ انگلینڈ میں کام کر رہا تھا۔ اس کی فرمائش بوسٹر کے ایک ڈیوک نے کی تھی اور وہ کیٹالیٹو کی پینٹنگ میں سب سے چھوٹی تھی یعنی بیس انچ لمبی اور پندرہ انچ چوڑی۔

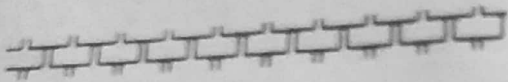
ہم نے مصوری کا کچھ سامان خریدا۔ آئل پینٹنگ میں جو کچھ مجھے اپنی صلاحیتوں پر ناز تھا اس لیے رنگین تصویر دیکھ کر پینٹنگ کی نقل تیار کرنے کی ذمہ داری میں نے اپنے سرلی۔ ہمارے منصوبے کی کامیابی کے لیے کیٹالیٹو کی مطلوبہ پینٹنگ کی ایک نہایت شاندار نقل تیار کرنا بے حد ضروری تھا۔ میں تو ہوٹل کے کمرے میں پینٹنگ میں لگ گیا جبکہ ہیل نے اس دوران دوسری تیاریاں شروع کر دیں۔ وہ دو دو گیس، ایک نقلی مونچھ اور کچھ پرانے کپڑے خرید کر لائی۔

وہ خزاں کے دن تھے۔ سردی کافی تھی اور ہمیں سب سے



جواب محبت

چل جانے سے مجھے میں ہر جگہ کی بھڑی سے
خوب ملائی کی۔ وہ دوسرے لگا تو چل جان نرم کیے میں
بولے "برخوردار یہ مار نہیں ہے تمہاری بھلائی اور
محبت میں یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔"
بھتیجا سسکتا ہوا بولا "کاش میں بھی اتنا بڑا ہوتا
کہ محبت کا جواب محبت سے دے سکے۔"



روزلف اور چہ چل و فیر کے بھٹے موجود تھے اس میں ہم سب سے
بعد میں بھٹتے گھاتے پہنچے۔

ہمیں اپنے محلے تبدیل کرنے میں صرف ایک منٹ لگا۔
روزلف کو ایک عرب شیخ کے روپ میں دکھایا گیا تھا۔ اس نے ایک
قمم میں یہ کروار ادا کیا تھا۔ اس کے سر پر عربی والا مخصوص رد مال
بندھا ہوا تھا۔ بیل اس مقصد کے لیے ایک چھوٹا میز پوش ساتھ
لائی تھی۔ ڈھیلی ڈھالی مہا اس نے اپنے لباس کے اوپر ہی پڑھا لی۔
ہم نے اپنے قافلہ گزرتے روزلف اور چہ چل کے اوچھڑے
بھٹے اٹھا کر جلدی سے قریبی اسٹور میں پہنچائے اور ان کی جگہ
ساکت ہو کر بیٹھ گئے۔ میں دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ ہم میں سے
کسی کو اس گرد آلود ماحول میں چھینک نہ آجائے یا بھٹوں کی طرح
پلک جھپکائے بغیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہماری ہنسی نہ
اُٹل جائے۔ اس عمر میں اس طرح ساکت رہنا ایک بڑا ٹھن
امتحان تھا۔ صبح سے اس ڈر سے ہم نے کچھ بڑا بھی نہیں تھا کہ کسی
بے وقت پیشاب کی حاجت نہ ہونے لگے۔

لوگوں کی آمد و رفت ابھی جاری تھی۔ قیمت تھا کہ اس صے
کے گرد وری کا حصار موجود تھا۔ لوگ ہمیں دور سے ہی دیکھتے ہوئے
گزرتے تھے۔ تاہم آخری آدھا گھنٹا تو ہمارے لیے کڑی آزمائش
کا تھا۔ مجھے اندیشہ محسوس ہونے لگا کہ میں اسی حالت میں اکثر نہ

جاؤں۔ بیل کی بھی یقیناً یہی کیفیت تھی۔
آخر کار ساڑھے پانچ بجے ہم قیام بھی چھوڑ گئے اور ان
میں ڈیوٹی دینے والا اسٹاف رخصت ہو گیا۔ ہمارا خیال تھا کہ ان
کے بعد بھی میوزیم کی تماشہ غروت کے باوجود کم از کم دو تین گارڈز تو
رات بارہ بجے تک ڈیوٹی دیتے ہوں گے لیکن ہمیں ہر چلا کہ صرف
ایک گارڈ ڈیوٹی پر تھا اور وہ بھی کم از کم ساڑھے سال کی عمر کا تھا۔
وقت وقفہ سے وہ کئی بار روٹنے پر آیا۔ اس نے ہمارے کئی بار
ہماری طرف بھی روشنی ڈالی۔ مگر وہ بھی ہمیں ساہلوں کی طرح
ایسے زاویے سے ہی دیکھ سکتا تھا کہ اسے ہماری ہاتھیں نظر نہیں
آتی تھیں اور ہمارے روشنی پر اور است ہماری آنکھوں میں

پہنچنے کی بات کی تھی کہ سواری کے دنوں میں یوسٹر کیسل
تھوڑی سی تعداد اور بھی کم ہو جاتی تھی لیکن پھر ہمیں معلوم
ہوا کہ ہر روز اور جمعرات کو میوزیم میں عمر رسیدہ لوگوں کا داخلہ
ہوتا تھا۔ منتظرین اپنی دانست میں یہ ہوشیاری دکھانے کی
کوشش کرتے تھے کہ پوزھوں کو مفت داخلے کی رعایت دے کر
ان کو میوزیم کے سینے میں کھانے پینے کی چیزیں اور چھوٹی موٹی
دکانیں ملنے والوں سے بچ کر پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔
لیکن اس کوشش میں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوتی تھی
بلکہ بدھ اور جمعرات کو ریٹائرمنٹ ہو کر اور پوزھوں کے گلوں
پر اسٹیشن ان لوگوں کی ہمیں بھر بھر کر یوسٹر کیسل آتی تھیں۔

ہم نے آزمائشی طور پر علیہ تھوڑا تھوڑا بدل کر بدھ اور
جمعرات کو انہی لوگوں میں کھل مل کر میوزیم کا دورہ کر کے بھی دیکھ
لیا تھا کہ کچل نے مجھ سے پوچھا "کیا یہ روزلف اور چہ چل والے
پہنچے؟" عملدرآمد ضروری ہے؟ ہم ویسے بھی تو کسی الماری میں
پہنچے چھپ سکتے ہیں۔ وہاں ایسی چیزیں موجود ہیں۔"

"تم چہ چل سے ڈرتی ہو اور الماریوں یا کونوے کھد ہوں میں
بے ضرور ہوتے ہیں۔ اگر تم نے ایسی کسی جگہ چھپنے کے بعد پتہ
دراں تو کیا ہو گا؟ اس کے علاوہ میرا ٹھک بٹکوں پر دم گھٹتا ہے۔"
میں نے اس کی تجویز کو رد کرتے ہوئے دلیل دی۔

"دروازوں کے پیچھے چھپنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟" کھل
نے پوچھا۔

"ہماری ہاتھیں اس قابل نہیں ہیں کہ ہم گھنٹوں گھڑے رہ
سکیں۔" میں نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔" بیل بولی۔ "میں تو دراصل ہمیں موقع
دے رہی تھی کہ اگر تمہاری اس منصوبے پر عمل کرنے کی ہمت
کریں تو پھر تو اب بھی وقت ہے۔۔۔ ارادہ ملتوی کر دو۔"

"تم مجھے اتنا بزدل سمجھتی ہو؟" میں نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"بہت خوب!" اس نے مجھے چھکی دی "تمہارے حوصلے
خداں ہیں۔ ویسے بھی الماری میں یا بیڈ کے نیچے چھپنا اسے ایک عام
کیچر کی وارادات بنا دیتا۔ ہماری اسکیم میں کچھ تو ذہانت اور
اندرت نظر آنی چاہیے۔"

اگلے بدھ کو ہم مکمل تیاریوں کے ساتھ اپنے ہوٹل کے کمرے
میں نے جس کینوس پر پینٹنگ کی نقل تیار کی تھی اسے
میں نے بدل کر کے ساتھ لے لیا تھا۔ میں اپنے اوور کوٹ کے
پیشے ہوٹل کے بھٹے جیسا کوٹ پہنے ہوئے تھا اور ویسی ہی ٹائی
پہنا ہوا تھا۔ پرانے فیشن کے کالر کو میں نے اسکارف کے نیچے

یوسٹر کیسل پہنچ کر ہم ذرا دور ہی رک گئے۔ جب ہم نے
لڑائی کی ایک بس آئی دیکھی تب آگے بڑھے اور انہی میں کھل
لڑائی میں داخل ہو گئے۔ جس طرح وہ عریض لائبریری میں

میں نے یہ سنا تھا کہ اس نے ہارنور ہاؤس آکھیں تھے جو کہیں جین
ہم بھی اس روز تو یہ ہوا کہ اس کا بیٹا مارا گیا کہ اس نے بڑے
کے ہم نے روٹی میں آگ لگائی تھی۔

بعد راولاڑ نہیں آیا۔ غالباً کمر چٹایا تھا لیکن ہم نے احتیاطاً ایک پہلے تک اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی۔

ایک پہلے کے بعد آخر کار ہم نے اپنے اگلے ہوئے اعضاء کو حرکت دی۔ پہلے نے وہ چھوٹی سی مربع مدشن کی جو وہ اپنے چپٹے ٹیک میں چھپا کر لائی تھی۔ میں نے اس کی مدشنی میں چینگ وچ اور سے اُتار کر اس کا فریم کھولا اور اس میں سے کیونس نکال لیا۔ اس کی جگہ میں نے کیونس پر اپنی تیار کردہ نقل فٹ کی اور فریم کو دوبارہ بند کر دیا۔ یہ کام ہماری توقعات سے زیادہ آسان ثابت ہوا تھا۔

صبح اسٹاف کا پہلا آدمی سوا نو بجے پہنچتا تھا۔ ہم نے نو بجے تک ہی اگلے مرحلے کی تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ یعنی نقلی موٹھوں اور روگ وغیرہ کی مدد سے اپنا حلیہ کل سے مختلف بنالیا تھا۔ موسیٰ مجستوں کو ان کی جگہ واپس پہنچا دیا تھا اور خود دروازوں کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ دروازوں کے پیچھے جگہ اتنی تنگ تھی اور کوئے کھدروں میں اتنی مٹی جمی ہوئی تھی کہ ہم نے خد کا شکر ادا کیا کہ گزشتہ شام سے اب تک یہاں چھپنے کا منصوبہ نہیں بنایا تھا۔ رانی طرز کے کاؤچ پر ہمارا وقت زیادہ آسانی سے گزر گیا تھا۔

اس روز بروزوں کی پہلی بس پورے گیارہ بجے آئی۔ اس وقت تک دروازوں کے پیچھے چھپے رہنا ہمارے لیے بڑی مبرکازا مرملہ ثابت ہوا۔ ہمیں مجسمہ بننا اتنا مشکل نہیں لگا تھا جتنا دروازوں کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہونا۔ ہونی ایک ٹولی لاہوری میں گھومنے پھرنے کے بعد نکلی، ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی نکل گئے۔

اس روز دوسرے کے کھانے سے پہلے ہم امریکا کے ہاں پہنچ گئے۔
کھانا ہم نے امریکا کے ساتھ ہی کھایا۔ شام کو نائی جیل آیا تو باتوں
باتوں میں اس نے بتایا۔ ”آپ لوگوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ یو سٹری
کیسل میوزیم کے منتظمین اب کیسل میں نیا الارم سسٹم نصب
کرائے اور چھپے ہوئے گھنٹے کے لیے کچھ گارڈز رکھنے کے قابل ہو گئے
ہیں۔ ایک آٹھ دن میں ہی یہ انتظامات ہو جائیں گے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ انا لڑکی پر تنگ اب مقررہ ہے گی؟“
 قتل نے اناجہت لڑکی سے پوچھا۔

ہاں! میں نے کچھ عجیب سی کھوپڑی اس کی طرف دیکھا اور
 یہاں "ہیرو" ہے۔"

[illegible]

میں نے اسے اس طرح بھی سمجھایا کہ اس مسئلے میں کہ ہم

یہاں ہم اپنی کمالی ختم کر دیتے ہیں جس کے بعد ہمیں صاف
یکہ سات کہتے ہیں۔ حقیقہ یہ کہ ہم اس پر مشغول کو تشریف لے
میں کیسے کامیاب ہوئے؟

میں وضاحت کرتا ہوں۔ ہم نے سڑک کے دور میں ایسا چوراہہ
پہنچا جو یہ پیشنگوی بھی نقصان پارکی نہیں اور انہیں فریم کو اسے
صرف کیڑوں سے بدل کر لے تھے۔ انہی میں ہم نے کیتا لیو کی اصل
پیشنگ بھی شامل کر لی تھی۔ کسٹم والوں نے ہمارا وہ جیک نہایت
سر سری انداز میں دیکھا۔ ہم نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہم نے چند
پینچلو کو لاپی کیا ہے۔ شاید انہیں گمان بھی نہ گذرا ہو کہ اس میں
ایک پیش قیمت اصل پیشنگ بھی جاری ہے۔

ایک اور سوال جو عام طور پر کیا جاتا ہے تو یہ ہے۔ کیا آپ کو بھی اندیشہ محسوس نہیں ہوتا کہ جن لوگوں کو آپ اپنی بے وفائی سے یہ کہانی سناتے رہے ہیں ان میں سے کوئی پولیس کو بھی اس کی اطلاع دے سکتا ہے؟

اس موقع پر جیل انتظامیہ احمد کو نظر آتے ہوئے کہتی ہے
 "یہ تو ایک طرح سے کسی کے احمد کو دھوکا دینے والی بات ہوگی اور
 ہم اپنے دوستوں سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ ہمارے احمد کو دھوکا
 دیں گے۔"

ہماری یہ خوش قسمتی بھلا کب تک ہمارا ساتھ دے سکتی تھی۔
آخر کسی نہ کسی نے پولیس کو اطلاع کر دی۔

چند ماہ قبل کی بات ہے کہ بلورن کے مشہور اٹلیٹس ہارو
سے الیکٹرک ماسن ہم سے پوچھ چکے کہ آن پینچا۔ اس کا روتہ
معذرت خواہانہ تھا لیکن انداز سے یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ صحیح طور پر
تھمان بین کر کے ہی جائے گا۔

ہمیں کچھ عجیب سی اطلاع ملی ہے۔۔۔ اس نے تمہیں
 باندھی۔ بات کچھ قرین قیاس تو نہیں لگتی لیکن مجھے بہر حال کچھ
 سوالات تو کرنا چاہیں گے۔۔۔“

ہمیں چونکہ اس قسم کی صورت حال پیش آنے کا اندیشہ تو رہتا ہی تھا۔ چلنے اس موقع پر نہایت خوبصورتی سے بات سنہائی اور استہزائیہ لہجے میں بولی۔ ”تم یقیناً ایک پینٹنگ کے بارے میں سوالات کرنا چاہتے ہو گے جو ہم یوسٹر کیسل سے چرا کر لائے ہیں؟“

اس نے کیا اپنے مذاق سے معلق ہوئے تھے لگایا اور
بات جاری رکھی۔ "ہم کھانے کے بعد محض تفریح اور وقت گزاری
کے لیے اپنے مہمانوں کو اپنی گھڑی ہوئی ایک کمانی منایا کرتے ہیں
اور وہ سب چار سب صرف آٹھ گھنٹے کے اس پر یقین کرتے
ہیں لہذا ان میں سے کسی نے پائیس کو بھی جا کر خبر کر دی۔ تم میرے

میں جیسے وہ پینٹنگ دکھاتی ہوں۔

اور لاہوری میں جا کر تھامسن نے اس پینٹنگ کا معائنہ کیا اور اسے دیکھا۔ "اچھی ہے۔ کافی پرانی معلوم ہوتی ہے۔"

صرف تین سال پرانی ہے۔" میں نے کہا۔

تین سال قبل انگلینڈ سے واپس آنے کے بعد احتیاطاً ہیل نے بھی کینالینو کی پینٹنگ کی ایک نقل تیار کر ڈالی تھی اور اسے لاہوری میں آویزاں کر دیا تھا۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں نے جو نقل تیار کر کے بوسٹر کیسل میں لٹکائی تھی وہ بستر تھی تو بے جا نہ ہوگا اور مجھے اُمید ہے ہیل بھی اس کا برا نہیں منائے گی۔ یہ پینٹنگ ہم نے اسی لیے لاہوری میں لٹکائی تھی کہ اگر کبھی پولیس آن پہنچے تو اسے دکھائی جاسکے۔

ہیل بولی۔ "کینالینو ہمارا محبوب مصور ہے۔ ہم نے انگلینڈ میں اس کی پینٹنگ دیکھی تھی اور بے اختیار اس کی یہ نقل تیار کر ڈالی تھی۔ یہی نقل مہمانوں کو دکھا کر ہم اپنی گھڑی ہوئی کمائی سناتے ہیں اور وہ بے چارے یقین کر لیتے ہیں۔"

انسپکٹر تھامسن بولا۔ "میں خود کبھی کبھار لوگوں کی ٹانگ کھینچتا ہوں کہ وہ سچے ہیں لیکن آپ دونوں نے جو کمائی گھڑی ہے وہ بلاشبہ جواب ہے۔"

"تاہم یہ ایک بے ضرر مذاق ہے۔" ہیل بولی۔

"اس کے باوجود میرے افسران بالا یقیناً کہیں گے کہ میں اسکاٹ لینڈ یا رڈ والوں سے اس کے بارے میں تصدیق کر لوں۔"

تھامسن بولا۔

ہمیں خود بھی کئی بار اندیشہ محسوس ہوا تھا کہ بات کہیں اس حد تک نہ چلی جائے۔ انسپکٹر تھامسن کے جانے کے بعد کئی دنوں تک ہم تشویش میں مبتلا رہے تاہم کئی ہفتے گزر گئے اور انسپکٹر کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی۔ ہمیں اطمینان ہو گیا کہ شاید معاملہ داخل دفتر کر دیا گیا ہے لیکن پھر ایک روز انسپکٹر تھامسن کا فون آیا۔

"میں نے سوچا، آپ کو بھی بتادوں کہ میں نے اس پینٹنگ کے سلسلے میں اسکاٹ لینڈ یا رڈ والوں سے رابطہ کیا تھا۔" وہ بولا۔

مجھے اپنے دل کی دھڑکن رکتی محسوس ہوئی۔ میں نے کمزور سے لہجے میں کہا۔ "ہاں۔۔۔ ایک روز تو یہ ہونا ہی تھا انسپکٹر!"

وہ میرے الفاظ اور لہجے پر توجہ دے بغیر اپنی دھن میں بولا۔ "اسکاٹ لینڈ یا رڈ والوں نے بوسٹر کیسل کے منتظمین سے تصدیق کرائی ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ کینالینو کی اصل پینٹنگ بدستور کیسل میں ہی لٹکی ہوئی ہے لیکن ظاہر ہے، آپ کے لیے تو یہ کوئی خبر نہیں ہوگی۔ آپ کو تو حقیقت معلوم ہی ہے کہ آپ نے کیسل سے پینٹنگ نہیں چرائی تھی۔ پھر بھی میں نے سوچا کہ آپ کو بتادوں ہم نے اپنا اطمینان کر لیا ہے۔"

اسے معلوم نہیں تھا کہ جو خبر وہ مجھے سن رہا تھا وہ اچھی ہونے

کے ساتھ ساتھ میرے لیے کتنی بُری تھی۔ میں نے اپنا لہجہ بخوش سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "چلو اچھا ہوا تم نے اپنا اطمینان کر لیا۔ فون کرنے کا شکریہ۔ خدا حافظ۔"

میں نے ریسیور رکھا اور چکر اکر گر پڑا۔ مجھے اس سوال نے چکرایا تھا کہ اگر اصل پینٹنگ بوسٹر کیسل میں ہی آویزاں تھی تو ہم کیا چر اکر لائے تھے؟

ہیل جو اس وقت لان میں تھی میرے گرنے کی آواز سن کر دوڑی آئی۔ اس نے مجھے فرش پر پڑے پایا تاہم مجھے کوئی چوٹ نہیں آئی تھی۔

تقریباً پندرہ دن بعد ہمیں ایریکا کا خط ملا۔ خط کا بیشتر حصہ تو اس خوشخبری اور اس ضمن میں ایریکا کے محسوسات سے بھرا ہوا تھا کہ وہ ماں بننے والی تھی تاہم آخر میں اس نے لکھا تھا!

بالآخر میں نے مائی جل سے یہ راز معلوم کر لی لیا کہ بوسٹر کیسل والوں کے پاس اپنے حفاظتی انتظامات بستر بنانے کے لیے رقم کہاں سے آگئی تھی؟ انہیں کسی گناہم قدردان نے چندہ وغیرہ نہیں دیا تھا۔ دراصل انہوں نے نہایت رازداری سے کینالینو کی پینٹنگ کو فروخت کر دیا تھا۔ اسے اسی طرح کے کسی جاپانی قدردان نے خریدا تھا جو آرٹ کے شہ پاروں کو تجویزوں میں بند کر کے رکھتے ہیں اور صرف خود ہی دیکھ دیکھ کر محفوظ ہوتے رہتے ہیں۔ یہ کام غالباً آپ کی آمد سے ایک آدھ دن پہلے ہی ہو چکا تھا لیکن میوزیم والوں نے اس راز کو راز رکھنے کے لیے پینٹنگ کی جگہ اس کی نقل لٹکا رکھی تھی جو اصل سے کچھ کم نہیں تھی۔ چند ہفتے پہلے اچانک ہی افواہ پھیل گئی تھی کہ کینالینو کی پینٹنگ درحقیقت چوری ہو چکی ہے۔ شاید اسکاٹ لینڈ یا رڈ والوں نے اس کے بارے میں کوئی استفسار کیا تھا جس کی وجہ سے یہ افواہ پھیل گیا۔ میوزیم والوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ انہیں اپنا بھرم بھی رکھنا تھا۔ انہوں نے پینٹنگ کو ماہرین کے معائنے کے لیے پیش کیے بغیر جلدی سے اسکاٹ لینڈ یا رڈ والوں کو یقین دلادیا کہ وہ بالکل مطمئن ہیں ان کے ہاں اصل پینٹنگ ہی آویزاں ہے۔ لیکن یہ سب راز کی باتیں ہیں۔ مائی جل کو ہرگز پتا نہیں چلتا چاہے کہ میں نے آپ کو اس طرح کی کوئی بات بتائی ہے ورنہ وہ مجھے اس حالت میں بھی کوئی مار دے گا۔۔۔"

ہم اب بھی اپنے مہمانوں کو وہی کمائی سناتے ہیں جو میں نے آپ کو سنائی تھی۔ آپ خود ہی بتائیے، بھلا اب ہم مجھے اعتراف کر سکتے ہیں کہ ہم بوسٹر کیسل سے نقل چر اکر لائے تھے۔ لوگ کیا کہیں گے۔ ہم دونوں میاں بوی آرٹ اسکول میں پڑھتے تھے اس آرٹ کینالینو کے زبردست عاشق تھے اور ہمیں یہ بھی پتا نہیں چلا کہ اپنا خون پیچہ ایک کر کے ہم جو پینٹنگ چر اکر لے جا رہے ہیں وہ اصل نہیں بلکہ نقل ہے!

OFF THE WALL
NEIL JILLET